47067- کمپنی کی اشیاء ذاتی اغراض کے لیے استعمال کرنا

سوال

ہم ایک جنرل کمپنی میں کام کرتے اور اسلامی مضامین کی فوٹو کاپی کے لیے کمپنی کے آلات استعمال کرتے ہیں، تا کہ ان مضامین سے ہمارے علاوہ دوسرے لوگ مستفید ہوں، اور اسی طرح مختلف علماء کرام کے دروس اور تقاریر اور قرآن کریم کی تلاوت سننے کے لیے کمپیوٹر استعمال کرتے ہیں، لیکن اس سے کام میں کوئی خلل نہیں پڑتا بلکہ کام سے فارغ ہو کر سنتے ہیں، تو کیا یہ ہمارے لیے جائز ہے، اور کیا جو کچھ پہلے ہو چکا ہے اس کے لیے توبہ ہی کافی ہے ؟

پسندیدہ جواب

کام کرنے والی جگہ کی فوٹو مشین وغیرہ کا استعمال جائز نہیں، اگرچہ اسلامی مضامین تقسیم کرنے کی غرض سے ہی فوٹو کاپی کیوں نہ کیے جائیں، کیونکہ ملازم ان اشیاء کا امین ہے جو اسے ملازمت میں دی گئی ہیں، اور جو کام اس کے ذمہ لگایا گیا ہے اس کا بھی وہ امین ہے، لھذا جس کا اسے امین بنایا گیا ہے اسے کام کے علاوہ کہیں اور صرف کرنا جائز نہیں ہے۔

اور اگر کمپنی پرائیویٹ ہے اور کسی معین شخص کی ملکیت ہے، اور مالک اس طرح کے استعمال کی اجازت دیتا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ مالک کی جانب سے فنڈ کے زمرہ میں آئے گا.

لیکن اگر کمپنی سرکاری ہے تو پھر جائز نہیں، چاہے کام میں آپ کا افسر بھی اس کی اجازت دے دے، کیونکہ اس چیز کا وہ خود مالک نہیں تو کسی دوسرے کے لیے کیسے مالک بن سکتا ہے.

اور اسی طرح تقاریر اور قرآن مجید سننے کے لیے کمپیوٹر کا استعمال کرنا خاص کر جب اس کے لیے انٹرنیٹ وغیرہ استعمال کرنے کی ضرورت ہو جس میں دفتر کا خرچ ہوتا ہو.

لیکن اگر یہ چیز اضافی خرچہ نہ مانگے تو پھر بھی اس میں شبہ تو قائم ہے، کیونکہ ایسا کرنے میں کمپیوٹر کا استعمال کام کے علاوہ دوسری غرض کے لیے ہو رہا ہے.

حاصل یہ ہوا کہ اس طرح کا اقدام جائز نہیں، اور آپ کو چاہیے کہ جو کچھ آپ کر چکے ہیں، اس پر توبہ کریں اور جو خرچ کیا ہے اسے واپس کریں.

اگر آپ نے فوٹو کاپی کے لیے کاغذات لیے ہیں، تو اتنے کاغذات واپس کریں، اور اسی طرح فوٹو کاپی مشین کا استعمال بھی واپس کریں، اور اگر آپ فوٹو کاپی مشین کے استعمال کی قیمت کا تخمینہ نہیں لگا سکتے تو اتنا تخمینہ لگائیں جس سے بری الذمہ ہو سکیں، اور اس کے بدلے میں آپ دفتر کی ضرورت کے لیے کاغذات استعمال کر سکتے ہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ذاتی اغراض کے لیے سرکاری گاڑیاں استعمال کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

سرکاری گاڑیاں اور دوسری سرکاری اشیاء مثلا فوٹو کاپی مشین، اور پرنٹر وغیرہ ذاتی اغراض کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں ہیں، کیونکہ یہ عام مصلحت کے لیے ہیں نہ کہ اپنی خاص ضروریات کے لیے، کیونکہ جب یہ خاص اپنی ضروریات کے لیے استعمال کی جائیں تو یہ عام لوگوں پر زیادتی اور ظلم ہے، کیونکہ یہ چیز تو عام مسلمانوں کے لیے ہے، کسی ایک کے لیے بھی اپنی خاص ضرورت کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں، اس کی دلیل یہ ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلول حرام کیا ہے، یعنی انسان غنیمت میں سے کوئی چیز اپنے لیے خاص کرلے، کیونکہ غنیمت عام ہے.

لھذا واجب اور ضروری یہی ہے کہ جب بھی کوئی شخص کسی کو سرکاری اشیاء یا گاڑی وغیرہ اپنی خاص اور ذاتی ضروریات میں استعمال کرتا ہوا دیکھے تو اسے نصیحت کرے، اور اسے بتائے کہ یہ حرام ہے، اگر تو اللہ تعالی اسے ہدایت نصیب کردے تو یہی مطلوب بھی یہی ہے، اور اگر نہ کرے تو اس کے متعلق سرکاری ادارے کو رپورٹ کرنی چاہیے، کیونکہ یہ نیکی و بھلائی اور تقوی و پرہیزگاری میں معاونت میں سے ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

"اپنے بھائی کی مدد و معاونت کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم"

صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو مظلوم کے بارہ میں ہے لیکن ظالم کی کیسے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اسے ظلم کرنے سے منع کرو اور روکو، تو یہ آپ کی اس کے ساتھ معاونت و مدد ہے"

یا یہی تو اس کی مدد ہے"

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی سوال ہوا کہ:

اگر اس کا افسر اس سے راضی ہو، تو کیا پھر بھی کوئی حرج ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اگرچہ اس کا افسر اس پر راضی بھی ہو، کیونکہ افسر خود اس چیز کا مالک نہیں تو پھر دوسرے کو اس کی اجازت دینے کا مالک کیسے ہو سکتا ہے.

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح س (238).

مزید معلومات اور تفصیل کے لیے سوال نمبر (40509) اور (4651).

واللہ اعلم.